REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۹ محرم ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۳ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۳ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ لیکن رات کو بخار ہو گیا۔ اور رات بے چینی سے گزری۔ اس وقت ٹمپریچر ۱۰۰ ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ڈرائیور کی ضرورت ہے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے جو موٹر چلانے کا کام اچھی طرح جانتا ہو۔ اور اس کے پاس موٹر چلانے کا لائسنس موجود ہو۔ اور وہ ضرورت پیش آنے پر موٹر کی وقتی مرمت بھی کر سکے۔ اس کے علاوہ آدمی شریف اور محنتی اور دیانتدار ہونا چاہیئے۔ خواہشمند اصحاب اپنے علاقہ کے امیر یا صدر کے ذریعہ اپنی درخواست بھجوا دیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ
(یکم جولائی ۱۹۶۲ء)

ضروری اعلان برائے سپلیمنٹری امتحان مڈل

مڈل کا سپلیمنٹری امتحان ۵ جولائی کو جھنگ سنٹر میں ہوگا۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات اپنے رول نمبر اور ہدایات استانی بدر النساء صاحبہ سے فوراً حاصل کر لیں۔ ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ۔

ضروری اطلاع

کل کا پرچہ ۱۲ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر شائع ہو رہی ہے جو آپ نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر سیرۃ النبی ؐ کے موضوع پر فرمائی تھی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت ؐ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے اس راہ کو ہرگز نہ چھوڑو

اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کرنا خواہ وہ کتنی ہی خوشکن ہو سراسر ہلاکت ہے

"اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ قرآن شریف کے بعض حصے دوسرے حصوں کی تفسیر اور شرح ہیں۔ ایک جگہ ایک امر بطریق اجمال بیان کیا جاتا ہے تو دوسری جگہ وہی امر کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا دوسرا پہلے کی تفسیر ہے۔ پس اس جگہ جو یہ فرمایا صراط الذین انعمت علیھم۔ تو یہ بطریق اجمال ہے۔ لیکن دوسرے مقام پر منعم علیہم کی خود ہی تفسیر کر دی ہے۔ من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین منعم علیہم لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ نبی، صدیق، شہید، صالح۔ انبیاء میں یہ چاروں شانیں جمع ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ اعلیٰ کمال ہے۔ ہر ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کمالات کے حاصل کرنے کے لئے جہاں تک مجاہدہ صحیحہ کی ضرورت ہے۔ اس طریق پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کوشش کرے۔

میں یہ بھی تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہم کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔ آپ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنی ہی خوشکن معلوم ہوتی ہو میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۹ تا ۱۸)

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کیلئے دعا کی تحریک

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مبلغ انگلستان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کو بوجہ فوری علاج [illegible] ہسپتال میں داخل کرا دیا [illegible]

مکرم مولوی صاحب موصوف ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور باوجود بیماری کے آپ تبلیغ اسلام میں سرگرم ہیں۔ یہاں تک کہ [illegible] بیماری میں بھی مشن کے کام میں توجہ کرتے رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ظفر صاحب کی صحت کے لئے درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ وہ واپس جا کر دوبارہ اپنے مشن کو پوری طرح سنبھال سکیں۔ ان کے اہل و عیال سپین میں ہیں وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کے بعض بچے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۲ء

مذہبی بنیادوں پر ہی انسان کی تمام ترقیوں کا انحصار ہے

مغربی تہذیب کا ایک نہایت بُرا اثر جو دنیا کی مختلف اقوام پر پڑا ہے وہ دین کے مقابلہ میں دنیا پرستی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے اکثر تعلیمیافتہ کہلانے والے لوگ کہا کرتے ہیں کہ نمازوں میں کیا پڑا ہے اصل بات تو یہ ہے کہ ہم مادی سامانوں میں ترقی کریں بظاہر یہ بات ایسے لوگوں پر جو دین میں کبھی غور نہیں کرتے بڑی پُر اثر معلوم ہوتی ہے۔ کئی ایسے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ میاں روٹی کماؤ دینی مباحث یا دینی اشغال میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ رجحان دراصل اہل مشرق میں دیر سے پیدا ہو چکا تھا۔ مغربی اقوام کے خروج پر اس کو بہت تقویت ملی ہے اور یہ لوگ مغربی اقوام کی مثال دے دے کر کہا کرتے ہیں کہ دیکھو لو یہ لوگ مذہب میں وقت ضائع کرنے کی بجائے کس طرح ترقی پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ دنیوی باتوں میں ترقی کرنا فی ذاتہٖ بُرا نہیں ہے دین اسلام اسکے خلاف نہیں ہے بلکہ دین اسلام ایسی ترقیوں کی ترغیب دیتا ہے۔ برائی وہاں جا کر نکلتی ہے جہاں انسان روحانی ترقی کو ضیاع وقت خیال کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو یورپ بھی کبھی دنیوی ترقی نہ کرتا۔ اگر بعض دینی خوبیاں ان کی ذہنیت میں داخل نہ ہوتیں چنانچہ انگریزی میں Missionary Spirit (تبلیغی روح) کا محاورہ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جب تک کسی کام میں پورے خلوص سے ہاتھ نہ ڈالا جائے وہ سر انجام نہیں پا سکتا۔ اب یہ خوبی کہ کسی کام میں استقامت کو کام میں لانا چاہیئے صحیح معنوں میں دین ہی کے ذریعہ انسان میں پیدا ہو سکتی ہے۔

مغربی اقوام کے متعلق یہ کہہ دینا کہ وہ مذہب سے بالکل مبرا ہو چکی ہیں کئی وجوہ سے صحیح نہیں ہے اول تو یہ بات ہے کہ مغربی اقوام کے متعلق جو علم ہم رکھتے ہیں وہ شنیدہ زیادہ ہے دیدہ کم ہے۔ جن لوگوں نے مغربی اقوام میں رہ کر ان کی تہذیب کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ مغربی اقوام باوجود اپنی ہر قسم کی صفات کے اس سے بہت زیادہ مذہبی واقع ہوئے ہیں جتنا کہ ہم ان کو سمجھتے ہیں اگرچہ موجودہ عیسائیت کے اصول صحیح دین سے بہت ہٹے ہوئے ہیں پھر بھی آپ دیکھتے ہیں کہ یورپین اپنے مذہب کو پھیلانے کے لئے کتنی جانی اور مالی قربانیاں کرتے ہیں۔

ان لوگوں کی ایسی قربانیاں خود ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ مغرب نے جو دنیوی ترقیات کی ہیں وہ بھی دراصل مذہب کی مرہون ہیں اگر مذہب ان لوگوں میں خلوص عمل کا جذبہ پیدا کرتا تو یورپ کے لوگ علوم و فنون کے لئے بھی قربانیاں نہ کرتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سائنس اور فلسفہ اور دیگر جدید علوم و فنون میں ترقیاں محض تفنن طبع سے شاید ہو گئی ہیں حالانکہ یہ ترقیاں بھی جانی اور مالی قربانیوں کے بغیر نہیں ہوئیں۔ ایک ایک نکتہ کو حل کرنے کے لئے ان لوگوں نے اپنی جانیں ہلاکت میں ڈالی ہیں۔ تب کہیں جا کر سائنس نے وہ عروج حاصل کیا ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں اب غور کیجئے کہ کیا محض سائنس کے لئے کوئی انسان قربانیاں دے سکتا ہے جب تک اس کی روح کے اندر کہیں گہرائیوں میں مذہب کی بنیادیں قائم نہ ہوں۔ اگر ایک سائنسدان کو یہ یقین ہو کہ درحقیقت یہ دنیا محض بے جان بے روح مادہ ہی کا کرشمہ ہے تو وہ ایک ایک نکتہ کے لئے جان قربان کرنے کے لئے کیوں تیار ہو جائے؟ سائنس کا ایک پروفیسر جس کو معقول مشاہرہ ملتا ہے اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اپنی زندگی کو ہر وقت نئی باتیں دریافت کرنے میں صرف کر دے اور زندگی کے تمام لطف اس کے لئے قربان کر دے وہ لاکھ اپنے منہ سے کچھ کہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس کی ذہنیت کی گہرائیوں میں "صداقت" کا ذرہ ضرور کہیں چھپا ہوا پڑا ہے جس کی شاید اسے خود بھی خبر نہیں ہے جو نامعلوم طور سے اس سے قربانیاں کرا رہا ہے۔ ہم بے شک بظاہر اس کو بے دین ہی کہیں گے مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بغیر دین کے اثر کے وہ ہرگز ایسی قربانیاں نہیں کر سکتا اور سائنس اور علوم و فنون میں قطعاً کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

اس طرح جو لوگ مغربی اقوام کی ترقیاں دیکھ کر مذہب سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں وہ مذہب کو سمجھتے ہی نہیں جو بے عملی ہم آج مشرقی اقوام میں دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ یورپ کی ترقیوں نے ان کو بوکھلا دیا ہے اور وہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مذہب ایک (نعوذ باللہ) بیکار چیز ہے اصل چیز تو سائنس ہے۔ نیا فلسفہ ہے۔ حالانکہ اگر آج مذہب کی بنیاد انسانی ذہنیت سے ڈھا دی جائے تو چند ہی دنوں میں نہ یہ علوم و فنون رہیں اور نہ یہ ترقیاں کہیں نظر آئیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ خالص سائنسی ترقیوں سے اب سخت مشکل میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ جوں جوں مذہبی بنیادیں جو ان کی ذہنیت میں امتداد زمانہ سے مستحکم ہو گئی تھیں کھوکھلی ہوتی جاتی ہیں توں توں سائنسی علوم و فنون کا کھوکھلا پن بھی ان پر ہویدا ہو رہا ہے۔ وہاں بھی جن لوگوں نے صرف سائنسی علوم و فنون کو ترقیوں کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اخلاق اور روحانیت سے روگردانی کر لی ہے۔ ان میں زندگی کو بے یقینی اور بداعتمادی بڑھ گئی ہے۔ اور انہوں نے شیطان کے بھیانک چہرے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ جب ان کی ذہنیت میں مذہبی بنیادیں بالکل گر پڑیں گی تو یقیناً یہ علوم و فنون کا محل بھی خود بخود زمین پر آ رہے گا اور ان کا حال مشرقی اقوام سے بھی بدتر ہو جائے گا جن کی مذہبی بنیادیں عرصہ سے کمزور ہو چکی ہوئی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب مشرقی اقوام یورپ کی ترقیوں کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گئی ہیں اور انہیں کچھ کرتے دھرتے نہیں بن پڑتا۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسانی فطرت میں دین مستحکم اور استوار نہ ہوں اس وقت تک دنیوی ترقیوں کے محلات بھی تعمیر نہیں ہو سکتے۔ جتنی جتنی یہ بنیادیں کمزور ہوتی جائیں گی اتنا اتنا ہی خلوص عمل بھی کمزور ہوتا جائے گا۔ خواہ اس خلوص عمل کا اظہار مادی ترقیوں ہی کی صورت میں نمودار ہو۔ اور خلوص عمل بغیر دینی تربیت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"علم اس چیز کو کہتے ہیں جو یقینی اور قطعی ہو اور سچا علم قرآن شریف سے ملتا ہے۔ یہ نہ یونانیوں کے فلسفہ سے ملتا ہے اور نہ حال کے انگلستانی فلسفہ سے بلکہ یہ سچا ایمانی فلسفہ قرآن کریم کے طفیل سے ملتا ہے"۔

(ملفوظات حصہ اوّل ص ۴۸ و ۴۹)

مغربی اقوام نے دنیوی ترقیوں میں جو کچھ مقام حاصل کیا ہے وہ یقیناً اس یقین اور اعتماد کی وجہ سے حاصل کیا ہے جو مذہبی سچائیوں نے ان کی ذہنیت میں بھر دیا تھا۔ اب اگر وہ اپنے علوم و فنون کی ترقیوں میں گُم ہو گئے ہیں تو اس کا نتیجہ یقیناً وہی نکلنے والا ہے۔ جس کی قرآن کریم نے پہلے ہی پیشگوئی فرمائی ہے۔ انہوں نے شعوری طور پر مذہب سے گریز کیا ہے۔ اس کا نتیجہ یقیناً یہی ہے کہ اس نے اپنی ذہنیت کی بنیاد کو ڈھا دیا ہے اور بے خدا بنیادوں پر اپنی دنیا بنانا چاہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی یہ اپنی بنائی ہوئی دنیا کی حقیقی بنیادیں کمزور ہونے کی وجہ سے لرز رہی ہے اور یہ ہوائی قلعے جو اس نے تیار کئے ہیں معدوم ہونے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں انہی کے لئے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔

قل ھل ننبئکم بالاخسرین
اعمالاً۔ الذین ضل سعیھم
فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون
انھم یحسنون صنعاً۔
اولٰئک الذین کفروا بایات
ربھم ولقائہ فحبطت
اعمالھم فلا نقیم
لھم یوم القیامۃ وزناً

(سورہ کہف آیت ۱۰۵/۱۰۴)

یعنی کہو کیا ہم تمہیں اعمال میں نقصان اٹھانے والوں کے متعلق آگاہ کریں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی سعی و کوشش دنیوی زندگی کے لئے ضائع کر دی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اچھے کام کئے ہیں (ایجادیں وغیرہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کر دیا ہے پس ان کے اعمال حبط ہو گئے ہیں ہم قیامت کے روز ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ یعنی ان کے اعمال کی کوئی وقعت نہیں ہوگی"۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس امت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پا لیتا ہے، جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسے وہ علم ملتا ہے۔ جو اسکو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے"

(ملفوظات حصہ اوّل ص ۴۹)

سوالات اور ان کے جواب

• حج بدل • دوکاندار اور گاہک کی اخلاقی ذمہ داریاں • صدقۃ الفطر کی شرح

سوال نمبر۱

اگر ایک شخص وفات پا چکا ہو، ان کے پیچھے کسی اور دوست عزیز یا رشتہ دار کی خواہش ہو کہ اس کا حج بدل کیا جاوے تو کیا فوت شدہ کو پورا ثواب ملے گا۔

جواب

جس کی طرف سے حج بدل کیا جائے اسے حج بدل کا پورا ثواب ملتا ہے خواہ وہ شخص زندہ ہو یا فوت شدہ۔ تاہم خود حج کرنے کا ثواب اور روحانی فائدہ اور ہے اور حج بدل کا اور۔ یہ تو ایک مجبوری کی صورت میں رعایت ہے کہ خود بعض عوائق کی وجہ سے نہیں جا سکا۔ اس لئے ایسے حج کی برکت سے ممکن حد تک استفادہ کرنے کے لئے یہ دعوت دی گئی۔ حج بدل کی سند یہ حدیث ہے۔

عن ابن عباس ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان ابی ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج شیخاً کبیرا لا یستطیع ان یستوی علی ظہر بعیرہ قال فحجی عنہ (بخاری، مسلم)

یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرے باپ پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹ پر سہارے کے بغیر بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم اس کی طرف سے حج کر لو۔

وفات یافتہ عزیز کی طرف سے حج بدل کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ان ابی مات وعلیہ حجۃ الاسلام افا حج عنہ۔ قال ارأیت لو ان اباک ترک دیناً علیہ اقضیتہ عنہ قال نعم قال فاحج عن ابیک

یعنی حضرت ابن عباس رضہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس پر حج فرض تھا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ آپ نے فرمایا اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے۔ اس نے جواب دیا ضرور ادا کرتا آپ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کرو۔ (یعنی یہ بھی ایک طرح کا قرض ہی ہے جو اس کے ذمہ رہ گیا ہے) اس مضمون کی متعدد حدیثیں۔ بخاری۔ نسائی۔ مسند احمد اور دار قطنی میں مذکور ہیں۔

سوال نمبر۲

ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ اشخاص کی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہے؟

جواب

ایسی کوئی سند نہیں ملتی کہ ایک ہی شخص ایک ہی وقت میں کئی دوستوں کی طرف سے حج بدل کرے۔ البتہ باری باری ہر سال وہ ایک ایک فرد کی طرف سے حج بدل کے طور پر جا سکتا ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ہر ایک کی طرف سے نیا آدمی بھجوایا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کو مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل ہو سکے۔

سوال نمبر۳

بالفرض ایک ہی احمدی ہے۔ وہ نماز باجماعت کے لئے کیا اقدام کرے۔

جواب

حکم یہی ہے کہ انسان جہاں بھی ہو نماز باجماعت اپنے امام کے پیچھے پڑھے ورنہ اکیلے نماز پڑھ لے۔ اسے نیت کے مطابق ثواب مل جائے گا۔

سوال نمبر۴

بعض گاہک دوکانداروں پر اعتراض کرتے ہیں کہ نقد سودا جس بھاؤ فروخت کیا جاتا ہے اس بھاؤ پر ہمیں ادھار نہیں دیا جاتا۔ کیا شرعی لحاظ سے ادھار سودا میں قیمت زیادہ جائز ہے۔ اگر یہ سود ہے تو دوکانداروں کو مجبوراً ادھار سختی سے بند کرنا پڑے گا۔ تاکہ سود جیسے گناہ عظیم سے بچ جائیں۔

جواب

دوکاندار اور گاہک پر کچھ اخلاقی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں مثلاً دوکاندار پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چیز اچھی اور معیار کے مطابق مہیا کرے اور عام بازاری قیمت کے مطابق دے زیادہ لالچ اور حرص کرکے گاہک کو لوٹنے کی کوشش نہ کرے بلکہ مناسب نفع لگائے۔ گاہک کا فرض ہے کہ وہ اول تو نقد قیمت ادا کرے اور اگر ادھار کرتا ہے تو حسب وعدہ مقررہ مدت میں قیمت ادا کر دے (ب) نقد اور ادھار بیچنے میں قیمتوں کا فرق کیا جا سکتا ہے لیکن گاہک کو پوری طرح بتا دینا دوکاندار کا فرض ہے کہ نقد لوگے تو چیز اس قیمت پر ملے گی اور ادھار اس قیمت پر لیکن اگر اس کی بنیاد محض نفع خوری پر ہو۔ تو یہ تفاوت سود خوری کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ ایسی ہی ذہنیت رکھنے والے دوکانداروں کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ من باع بیعتین فی بیعتہ فلہ اوکسہما او الربا (ابوداؤد)

یعنی اگر کوئی ایک سودے میں دو سودوں کی صورت پیدا کر دے تو یا وہ گھاٹے میں رہے گا۔ یا پھر سود خور بنے گا۔ ایک سودے میں دو سودوں کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے۔ کہ ایک شخص اپنی چیز نقد اور قیمت میں دے اور ادھار اور قیمت پر . . . .

. . . لیکن اگر نقد اور ادھار کے اس فرق کے پیچھے یہ ذہنیت نہ ہو بلکہ زائد محنت یا زائد خرچ کی بنیاد پر معمولی فرق رکھا جائے تو یہ مناسب حد تک جائز ہوگا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ یہ ہے

سوال۔ بعض تاجر گلی کوچوں میں یا بازار میں اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کی قیمت کسی سے کم لیتے ہیں اور کسی سے زیادہ کیا یہ جائز ہے۔

جواب۔ حضور نے فرمایا مالک شی کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کی قیمت جو چاہے لگائے اور مانگے لیکن بوقت فروخت تراضی طرفین ہو اور بیچنے والا کسی قسم کا دھوکا نہ کرے۔ (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء)

دوکاندار کو یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ تجارت میں مقابلہ اور کمپیٹیشن ہے اس کو واسطہ پڑے گا اور اگر اس نے عام مارکیٹ کے مقابلہ میں زیادہ ریٹ چارج کیا تو اس کی تجارت کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سارے دوکاندار اگر ادھار سے اتنے تنگ آگئے ہوئے ہیں تو وہ ایکا کر لیں کہ وہ آئندہ ادھار سودا انہیں بیچیں گے ایک مخصوص غریب نادار اور قابل امداد طبقہ کے سوا کسی اور کو ادھار سودا نہیں دیں گے۔

سوال نمبر۵

نظارت بیت المال کی طرف سے ہر سال عیدالفطر کے موقعہ پر فطرانہ کی شرح پورا صاع یا نصف صاع کا اعلان ہوتا ہے اور اس کی قیمت گندم کے موجودہ نرخ پر لگا کر اعلان کر دیا جاتا ہے میرے خیال میں گندم کا نصف صاع درست نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھجور ملکی اناج بطور خوراک استعمال ہوتا تھا اور گندم غیر ملکی اناج تھا جو شام سے آتی تھی اور وہ کھجور سے زیادہ مہنگی ہوتی تھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھجور کا پورا صاع ہو اور گندم کا نصف صاع اس لحاظ سے کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہمارے لئے گندم جو کہ ہماری ملکی خوراک ہے پورا صاع ہو اور کھجور کا نصف ہو۔

جواب

صدقۃ الفطر کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہی ہے کہ عام خوراک کا ایک صاع پورا ادا کیا جائے البتہ گندم اور کشمش (زبیب) کے بارہ میں چند مرسل روایات اور بعض صحابہ مثلاً عثمان رض علی رض۔ ابو ہریرہ رض جابر رض اور ابن عباس رض وغیرہ کی آراء ہیں کہ نصف صاع واجب ہے اس فرق کی بنیاد آیا ملکی اور غیر ملکی اناج ہے یا عمدہ اور غیر عمدہ اناج اس کی تصریح سابقہ ائمہ کے بیانات میں نہیں مل سکی۔ تاہم یہ امر قطعی طور پر غیر اہم ہے کیونکہ جو ائمہ پورا صاع مانتے ہیں ان کی رائے میں صاع سے مراد وہ پیمانہ ہے جس کی مقدار ہمارے ملک میں اوزان کے لحاظ سے کوئی دو سیر بنتی ہے اور حنفی جو نصف صاع کے قائل ہیں وہ صاع کا وزن چار سیر کے قریب مانتے ہیں اور اس کا نصف دو سیر ہی بنتا ہے اس لحاظ سے جہاں تک مقدار کا تعلق ہے کوئی خاص تفاوت دونوں نظریوں میں نظر نہیں آتا نیز عبادات میں زیادہ تر بنیاد نصوص پر ہوتی ہے قیاس اور تاویل کی بہت کم گنجائش تسلیم کی گئی ہے اسی لئے ہماری جماعت نے دونوں نظریوں کو اپنی اپنی جگہ صحیح تسلیم کیا ہے یعنی جو استطاعت رکھتے ہیں وہ پورا صاع صدقہ فطر ادا کریں اور جن کی مالی حالت اتنی اچھی نہیں وہ چاہیں تو

تاریخ اسلام

شاہانِ اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۳)

ہندوستان کا پہلا مستقل بادشاہ

ہندوستان کا پہلا آزاد مستقل بادشاہ "قطب الدین ایبک" ہے۔ یہ سلطان شہاب الدین کا تربیت یافتہ غلام تھا۔ اس کی تخت نشینی کو تاریخ ہند میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کی تاج پوشی کے بعد ہندوستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اب مسلمان بادشاہوں نے ہندوستان پر حکمرانی کے لئے ایک خاص پالیسی وضع کی۔ حکمرانی کا ایک ترقی یافتہ اور سلجھا ہوا تصور ان کے سامنے آیا۔ تمام قوموں کے درمیان اتحاد و یکجہتی کی ضرورت بھی محسوس ہوئی اور متحدہ قومیت و متحدہ ہندوستان کے خیال نے جنم لیا۔

دولت شمسیہ

سلطان قطب الدین ایبک کی تخت نشینی سے ہندوستان میں جس بادشاہی کا آغاز ہوا۔ وہ غلام خاندان کی بادشاہت یا "دولت شمسیہ" کہلاتی ہے اس کی ابتداء "قطب الدین ایبک" سے ہوئی اور اس کا خاتمہ "کیقباد" پر ہوا۔ اس سلسلہ میں قطب الدین ایبک۔ ابوالمظفر التمش اور غیاث الدین بلبن۔ نامی گرامی بادشاہ گذرے ہیں۔

سنسکرت زبان میں ایک کتبہ نکلا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دولت شمسیہ کے عہد میں ملک بہت خوشحال تھا۔ ہندو اور مسلمان نہایت خوش حال و فارغ البالی کی زندگی بسر کرتے تھے سبھوں کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ اور کسی کی زبان۔ لباس اور کلچر سے تعرض نہیں کیا جاتا تھا۔ اس میں لکھا ہے کہ :-

"سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانے میں لوگ لکھنوتی و بنگال سے غزنی تک اور "دروید" سے "رامیشورم" تک خوش حال و فارغ البال ہیں۔ سلطان اپنی رعایا کی اس قدر خبر رکھتا ہے کہ "وشنو" کو اب دنیا کی فکر نہیں رہی اور وہ اطمینان کے ساتھ آرام کرتا ہے"

(سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات)

اس خوشحالی کا ایک اندازہ ہم اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ اس عہد میں دہات والوں کی فی کس سالانہ آمد ساٹھ ستر تنکہ تھی۔ ایک تنکہ ایک تولہ چاندی کا ہوتا تھا۔ یعنی ہندوستانی روپے کے برابر مگر قوت خرید میں بلبنی سکہ ہمارے سکوں سے ۲۲ گنا بڑھا ہوا تھا۔ اس طرح عہد بلبنی میں دہات والوں کی فی کس سالانہ آمد ڈیڑھ ہزار روپے تھی۔ آمدنی کی یہ اوسط آج بہت سے ترقی یافتہ ممالک سے بہتر ہے

اس زمانے میں شہری آبادی کی فی کس آمد اس سے بہت زیادہ ہوگی۔ اس کا کوئی قطعی اندازہ نہیں ہو سکا۔

دہاتی آبادی کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس وقت دہات میں صرف ہندوؤں کی آبادی تھی۔ مسلمانوں کی تعداد ہی کیا تھی۔ دس لاکھ کے لگ بھگ۔ وہ بھی صرف شہر یا چھاؤنیوں میں رہتے تھے۔

دیوانی و فوجداری معاملات

دیوانی و فوجداری معاملات کے متعلق یہ واضح کر دوں کہ "دولت شمسیہ" میں اس دستور حکومت کو اور ترقی دی گئی۔ جو سندھ میں محمد بن قاسم نے نافذ کیا تھا۔ یعنی پنچایت راج مسلمانوں کی شریعت غیر مسلموں پر نہیں ٹھونسی گئی اور یقیناً یہ رواداری کی ایک اعلیٰ مثال ہے

حملۂ تاتار سے حفاظت

دولت شمسیہ کا وہ زمانہ جو "تاریخ ہند" میں آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نے ہندوستان کو حملۂ تاتار سے محفوظ رکھا اور یہ بات کسی تذبذب کے بغیر کہی جا سکتی ہے کہ ان ترک بادشاہوں نے تاتاریوں کا جیسا مقابلہ کیا وہ انہیں کا حق تھا۔ اس شاندار مدافعت کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت مسلمانوں میں جذبۂ وطنیت بیدار ہو چکا تھا وہ ہندوستان کو اپنا وطن سمجھنے لگے تھے اور بیرونی ممالک سے ان کے تعلقات منقطع ہو چکے تھے۔ اگر خدانخواستہ وہ حملۂ تاتار کے وقت ہندوستان کو خدا حافظ کہکر غزنی و غور کی راہ لیتے تو یقین ہے کہ سارا ہندوستان کھنڈر ہو جاتا ہندوستان کی کوئی دوسری طاقت فتنۂ تاتار کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

بلبن کا استقبال

یہی وجہ ہے کہ ہم سلطان غیاث الدین بلبن کے تذکرہ میں پڑھتے ہیں کہ جب وہ لکھنوتی سے واپس آرہا تھا تو راستہ بھر ہندو ٹھاکروں اور راجپوتوں نے ان کا جیسا استقبال کیا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

ایک بوڑھی کی آہ و بکا

دولت شمسیہ میں بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھ کس طرح پیش آتا تھا۔ اس کا ایک نمونہ یہ ہے کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے زمانے میں جعلی سکہ بنانے والوں کا ایک گروہ پکڑا گیا۔ ان سبھوں کو سزائے موت ملی۔ ان میں ایک بوڑھی کا لڑکا بھی تھا۔ وہ بڑھیا اس واقعہ کے بعد روزانہ رات کے سناٹے میں "کوشک لعل" یعنی سلطان کے محل کے پاس آتی اور رات بھر چیخ چیخ کر سلطان کے لئے بددعائیں مانگتی۔ سلطان نے اسکو بہت سمجھایا۔ دھمکایا۔ لالچ بھی دی۔ مگر بڑھیا باز نہ آئی وہ روزانہ ایسا ہی کرتی۔ سلطان اس بڑھیا کو بھی سزا دے سکتا تھا مگر وہ کہتا تھا کہ میرے پاس اس کو سزا دینے کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ چنانچہ وہ بوڑھی روزانہ رات کو اسی طرح چیختی چلاتی۔ حتیٰ کہ خبر آئی کہ بنگال کی بغاوت میں سلطان کا لڑکا "شہزادہ محمد" مارا گیا۔ بڑھیا اس دن سے خاموش ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے مگر اس سے اس دور کے بادشاہوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے اس کی طاقت و اختیار کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ مگر زمانۂ امن میں خود بادشاہ قانون کا سب سے زیادہ احترام کرتا تھا۔

دولت خلجی

دولت شمسیہ کے بعد ہندوستان کی زمام اقتدار خلجیوں کے ہاتھ آئی "سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی" اس خاندان کا پہلا فرمانروا ہے اس کے زمانے میں حکمرانی کے متعلق مسلمانوں کا تصور کس قدر ترقی کر گیا تھا۔ اس کا اندازہ "ضیاء الدین برنی" کے اس قول سے ہو سکتا ہے وہ اپنی "تاریخ فیروز شاہی" میں لکھتا ہے کہ :-

بادشاہ از راہ انصاف و حق گزاری
او را آن گفت داورا توان گفت
یکہ آدمی در بادشاہی او گرسنہ و برہنہ
نخسپد (تاریخ فیروز شاہی از برنی)

ترجمہ :- از راہ انصاف و حق گذاری بادشاہ
محسن کو کہہ سکتے ہیں کہ اس کی
بادشاہی میں ایک آدمی بھی بھوکا اور
ننگا نہ سوئے۔

آج زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ حکمرانی کے متعلق کوئی اس سے زیادہ ترقی یافتہ اور کامل تصور دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکا۔

سلطان علاء الدین خلجی

اسی تصور کو سلطان علاء الدین خلجی نے کس طرح جامہ عمل پہنایا۔ اس کا اندازہ اس کے نظام حکومت سے ہو سکتا ہے ان کے زمانے میں ایک ترک عالم مصر سے ہندوستان آئے۔ ان کا نام تھا مولانا شمس الدین ترک انہوں نے سلطان علاء الدین خلجی کے کامیاب طریق حکمرانی پر اس طرح تبصرہ کیا کہ :-

شنیدہ ام کہ غلہ را گشتہ و اسباب بیچاں
ارزاں کردہ کہ سر سوزنے براں زیادت
تصور ندارد۔

ترجمہ :- میں نے سنا ہے کہ غلہ۔ سامان اور اسباب اس طرح ارزاں کر دیئے ہیں کہ اس پر سوئی کی نوک کے برابر بھی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کام اتنا سخت تھا کہ بہت سے بادشاہوں نے کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکے تعجب ہے کہ آپ کے لئے یہ کیسے ممکن ہو گیا۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ :-

"شنیدہ ام کہ جملہ مسکرات را بادشاہ برانداختہ است فسق و فجور در کام فاسقاں و فاجراں از زہر تلخ تر شدہ۔ و شنیدہ ام کہ بازاریان اہل سوق را کہ اہل اللغت اند در سوراخ موکش در آوردہ"۔

ترجمہ :- سنا ہے کہ ہر قسم کے نشہ کو اکھاڑ پھینکا ہے اور فسق و فجور فاسقوں اور فاجروں کے حق میں زہر سے زیادہ تلخ ہو گیا ہے اور میں نے سنا ہے کہ بازاری عورتوں کو چوہے کے سوراخ میں ڈال دیا ہے۔

اس کے بعد مولانا شمس الدین ترک لکھتے ہیں کہ یہ کام ایسا ہے کہ آدم کے وقت سے اب تک کسی بادشاہ کے لئے ممکن ہی نہیں ہو سکا۔ پھر کہتے ہیں کہ :-

"اے بادشاہ مبارک باد کہ بدیں
چہار عمل در میاں انبیاء جائے تست

(مذہبی رجحانات)

ترجمہ :- اے بادشاہ مبارک ہو کہ ان چار اعمال کی وجہ سے انبیاء کے درمیان تمہاری جگہ ہے

کنٹرول سسٹم

سلطان علاء الدین خلجی کا کنٹرول سسٹم تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ انہوں نے ضروریات زندگی پر جس طرح کنٹرول کیا وہ ان کی زبردست اقتصادی بصیرت اور حسن انتظام و تنظیمی صلاحیت کی دلیل ہے وہ ہر جگہ سرکاری گودام میں غلہ کا ذخیرہ جمع کراتا تھا۔ لوگ جب بلیک مارکٹنگ کرنے لگتے تو یہ سرکاری گودام کا منہ کھول دیتا اور سبھوں کو مقررہ نرخ پر انکی ضرورت کے مطابق غلہ دیتا یہی بندوبست انہوں نے دوسری ضروریات زندگی کے متعلق بھی کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے عہد حکومت میں قحط بھی پڑا۔ تاتاریوں کے حملے بھی ہوئے اور دوسری آفات بھی آئیں۔ مگر بادشاہ نے غلہ اور دوسری ضروریات زندگی کی جو نرخ مقرر کی تھی اس پر کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ میں اس جگہ سلطان علاء الدین خلجی کا مقرر کیا ہوا ایک نرخ نامہ پیش کرتا ہوں۔

گیہوں ۱۲ سیر (ملتی تھی) ارکچہ پیسہ۔ ماش ۱۲ سیر کی ... پیسہ

چنا ۱۲ ؍ سیر ۲/۱ ۲ نئے پیسے
دال ۱۲ ؍ سیر ۲/۱ ۲ نئے پیسے

(تاریخ ملتان بھارت و پاکستان)

اشتراکیت کا تصور

اشتراکیت کا یہ تصور کہ ضروریات زندگی پر حکومت کا کنٹرول ہونا چاہیئے۔ سلطان علاؤالدین خلجی کے سامنے بھی یہ تصور تھا اور اسی کے ماتحت تمام ملک کی دولت اور ذرائع آمد کی خود نگرانی کرتا تھا اسی نظریئے کے ماتحت انھوں نے تمام ملک میں ایک کامیاب نظام حکومت قائم کیا تھا ان کے اس نظام حکومت سے ہندو اور مسلمان دونوں مساوی طور پر مستفید ہوتے تھے

نظریۂ جمہوریت:- اس کی رواداری کی ایک اعلےٰ مثال اس کا نظریۂ جمہوریت ہے غالباً سلطان علاؤالدین خلجی ہندوستان کا پہلا مسلمان بادشاہ ہے جس نے ہندوستان میں جمہوریت قائم کرنی چاہی وہ بار بار اس مسئلہ پر سوچتا تھا اور علماء سے گفتگو کرتا تھا وہ خود بڑا مدبر فلسفی تھا، حکمرانی کے ہر طریق پر سیر حاصل بحث کرتا تھا اس نے کئی مرتبہ یہ کہا کہ میں ہندوستان میں ایک نئی طرز کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں جس میں ہندوستان کی تمام اقوام شریک ہوں۔ ضیاءالدین برنی وغیرہ نے اس بناء پر شبہ ظاہر کیا تھا کہ وہ ہندوستان میں ایک نیا مذہب جاری کرنا چاہتا تھا

مذہبی آزادی: دولت خلجی کے عہد میں ہندوؤں کو جیسی مذہبی آزادی حاصل تھی اس کے متعلق خود اس دولت کے بانی سلطان فیروز شاہ خلجی کا ایک قول نقل کرتا ہوں ضیاءالدین برنی "تاریخ فیروز شاہی" میں سلطان کا یہ قول نقل کرتا ہے کہ :-

"ہر روز ہندوان هندل زنان دبوق زنان ورنہ زیر کوشک من میگذرند ودر جول می آیند۔ وبت پرستی می کنند واحکام شرک کفر را درنظر ما رواج می دہند"

ترجمہ: "ہر روز ہندو جھانجھ بجاتے اور سنکھ پھونکتے میرے محل کے نیچے سے گزرتے ہیں اور جمنا میں آتے ہیں اور بت پرستی کرتے ہیں اور احکام شرک وکفر کو ہماری آنکھوں کے سامنے رواج دیتے ہیں۔

سنسکرت زبان اور مندروں کو فن تعمیر:- سلطان علاؤالدین خلجی کے تذکرے میں

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وہ زبان سنسکرت کا بڑا قدردان تھا اس نے اپنے سکوں پر سنسکرت عبارت کھدائی تھی۔ اس سلطان کے زمانے میں مندروں کا فن تعمیر بھی بہت ترقی کر گیا تھا۔ "ٹھاکر پھیرو" نے سلطان علاؤالدین خلجی کے زمانے میں ایک کتاب لکھی تھی وہ کتاب اب ڈاکٹر بھگوانداس جین نے "جے پور" سے شائع کی ہے اس کتاب کا نام ہے "واستو سار" اس میں مندروں کے فن تعمیر سے بحث کی گئی ہے اور پچیس فن تعمیر کا ذکر کیا ہے۔

(مذہبی رجحانات)

اقتصادی خوشحالی:- دولت خلجی کے عہد میں ہندوؤں کی اقتصادی حالت کیسی تھی اس کے متعلق فتاوی جہاں داری کی ایک عبارت نقل کرتا ہوں۔

"طبل وعلم مرصعات وقباء زربفت واسپاں تنگ بست وولایتہا وشغلہا وعملہا ارزانی دارند وبر پسند ندکہ کافر ومشرک خانہائے قصرمانند برآرند وجامہائے زربفت پوشند واسپاں تازی باساخت زرونقرہ سوار گردند ولعبد ہزار ان تکلف وآرائش رامستعمل گردند وعیش یارانند ومسلماں راچاکر گیرند وپیش اسپاں خود بدوانند۔ ونقراء اہل اسلام از ایشاں ودرہائے ایشاں گدائی باکنند وایشاں دردورںدار السلطنت رائے رانا ٹھکر شاہ مہتہ وپنڈت خوانند"

ترجمہ: طبل وعلم جڑاؤ چیزیں قبا، زربفت اور اسپاں تنگ بست ان کے پاس ہیں علاقے ملازمتیں اور عملداری کی ان کے لئے ارزانی ہے اور مسلمان بادشاہ اس کو روا رکھتے ہیں کہ کافر مشرک اور بت پرست بڑے بڑے محلوں کی مانند اپنے مکانات بنائیں اور تازی گھوڑوں پر پھرے ساز وسامان کے ساتھ سوار ہوں اور نہایت دبدبے کے ساتھ آرام اٹھائیں اور عیش کریں اور مسلمانوں کو نوکر رکھیں اور اپنے گھوڑوں کے آگے دوڑائیں، اور مسلمان فقراء انکے دروازے پر بھیک مانگیں اور ان کو دارالسلطنت میں رائے، رانا، ساہ، مہتہ اور پنڈت کہتے ہیں۔ (باقی)

درخواست دُعا

۲۔ مکرم میاں مبارک احمد صاحب ابن حضرت حاجی موسیٰ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لڑکا سجاد احمد ہسپتال میں داخل ہے اس کے گردہ اور مثانہ میں پتھری تھی جس کا ایک اپریشن پہلے ہو چکا ہے۔ اُس وقت پتھری کا ایک ٹکڑا اندر ہی رہ گیا تھا۔ اب دوبارہ اپریشن ہونا ہے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بچے کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(مبارک محمود لاہور)

معاصرین کی آراء

تبدیلیٔ مذہب کی سزا

سید جعفر حسین صاحب وکیل حیدر آباد نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے احمدیت کو قبول کر لیا ہے معلوم نہیں پہلے موصوف حنفی تھے یا شیعہ اثنا عشری، بہر حال مذہب کی تبدیلی ان کا ذاتی فعل ہے اور اس کا اچھا یا برا اثر خود انہی کی ذات پر پڑ سکتا ہے دوسروں کو ان کی تبدیلی مذہب سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا نہ یہ کوئی سوشل جرم ہے اور نہ اخلاقی کہ اس کی بنا پر ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں اور تکالیف پہنچائی جائیں جیسا کہ ان کے ساتھ ہو رہا ہے مقامی معاصر صدق میں ان کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے تفصیل کے ساتھ ان مصائب کو بیان کیا ہے جو وہ خود اپنے دوستوں اور احباب کے ہاتھوں برداشت کر رہے ہیں۔ کٹھ ملاؤں کے فتووں کے باوجود احمدی بہر حال اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے اس لئے کسی مسلمان کا ایک اسلامی فرقہ کے عقاید ترک کر کے دوسرے فرقہ کے عقاید قبول کر لینا ایسا جرم تو نہیں ہے کہ اس کی سزا سوشل بائیکاٹ اور جسمانی یا روحانی اذیتوں کی صورت میں پہنچائی جائے پھر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام کی تبلیغ آج سب سے زیادہ منظم اور وسیع پیمانے پر احمدی جماعت ہی کر رہی ہے وہ جس ڈھنگ سے تبلیغ کر رہے ہیں اس کو پسند کیا جائے یا نہ کیا جائے مگر یہ واقع ہے کہ آج صرف یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے آپ کو تبلیغ اسلام کے لئے ہمہ تن وقف کر رکھا ہے اس کا اعتراف نہ کرنا سخت ناانصافی ہے"۔

(اخبار حقیقت لکھنؤ ۲۰ ؍ جون ۶۲ء)

چوہدری ظفر اللہ خان

یہ واقعہ ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان برصغیر ہندو پاکستان میں گنتی کے چند چوٹی کے مدبروں میں ہیں خصوصاً پاکستان کے موجودہ لیڈروں میں تو موصوف اپنی قانونی قابلیت سیاسی تدبر وتجربہ اور بین الاقوامی مسائل میں اپنی حیرت انگیز فراست ومعاملہ فہمی کے اعتبار سے فرد واحد ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان اور دوسرے چند دیگر ممالک کی مخالفت کے باوجود بھی اقوام متحدہ کی کونسل بالآخر بھاری اکثریت سے ظفر اللہ خان ہی کو اپنا نیا صدر منتخب کرے گی جو ہر اعتبار سے یہ مقابلہ دیگر امیدواروں کے قابل ترجیح ہیں ہندوستان اور پاکستان کی موجودہ کشیدگی اور باہمی رقابت وعداوت کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کے اس فیصلہ پر کچھ تعجب اور شکایت نہ ہونا چاہیئے کہ وہ ظفر اللہ خاں جیسے ممتاز اور نامور مدبر کے مقابلہ میں کمتر درجہ کے سیلونی نمائندے کی اس عہدے کے لئے تائید وحمایت کر رہا ہے۔

(حقیقت لکھنؤ ۲۰ ؍ جون ۶۲ء)

دانشور خاکروب

جمعرات ۱۴ ؍ جون کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ادارتی صفحے پر سرِ راہے کے عنوان کے تحت انگلستان کے ضلع نارفوک کے دو دانشور خاکروبوں کا تذکرہ شائع ہوا ہے برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے صیغہ نشریات کے انچارج نے ریڈیو پر دو خاکروبوں سے مکالمہ کیا۔ پہلا خاکروب جس کا نام جعفر ہیرٹ ہے آج تک پچاس ناول لکھ چکا ہے اسے پندرہ سال سے یہ شوق ہے وہ اپنے فارغ وقت میں ناول نویسی کی تفریح سے دل بہلاتا ہے لیکن کوئی پبلشر اس کا ناول شائع کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا تھا پندرہ سالہ کی مشق کے بعد اب وہ ایسا اچھا ناول نویس بن چکا ہے کہ لندن کے ایک پبلشر نے پہلی مرتبہ اس کا ناول شائع کرنا منظور کیا ہے۔ اس خاکروب ادیب کا کہنا ہے کہ کام کاج کی مشقت سے تھک کر چور ہو جاتا ہوں تو ناول نویسی سے عجیب راحت اور آسودگی محسوس ہوتی ہے

دوسرے خاکروب کا نام ہربرٹ کارلے ہے یہ صاحب گزشتہ چودہ برس سے جھاڑو دینے کے بعد ایک بلیڈ کے کارپرداز ہیں۔

اسلامیہ کالج لاہور کے سابق پرنسپل ڈاکٹر برکت علی صاحب مرحوم اپنے زمانہ طالب علمی میں قیام جرمنی کا حال سنایا کرتے تھے کہ سڑک پر جھاڑو دینے کے بعد خاکروب جب ستانے کو ٹھہرتا تھا تو اس کی جیب میں مختلف تین چار قسم کے اخبارات ہوتے تھے جس کے مطالعہ کے بعد وہ پھر سڑک پر جھاڑو دینے لگتا تھا سب سے پہلے اسلامی معاشرت نے علم کو برہمنوں اور رہبانوں کی اجارہ داری سے نکال کر اہل حرفہ، صناع اور عوام کی دسترس تک پہنچایا تھا آج مسلمان ممالک کی پس ماندگی کی بڑی وجہ یہی ہے کہ علم و دانش اونچے طبقے کی جاگیر بن کر رہ گئے ہیں

(اقدام ۲۴ ؍ جون ۶۲ء)

تعمیر مسجد کے بدلے میں جنت کی بشارت

من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنۃ (رسول کریم)

ہمارے سید و مولا حضرت اقدس رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا گویا کہ مسجد بنانے والے کے لئے جنت کی عظیم الشان بشارت ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے پیارے اور محبوب آقا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر تعمیر مساجد ممالک کا ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے جو بڑی کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شائع کیا جا چکا ہے جس میں پیشہ کی نوعیت کے لحاظ سے جماعت کی تقسیم کر دی گئی ہے اور جماعت کا ہر طبقہ اس سکیم پر لبیک کہے تو ہم انشاء اللہ القدیر بہت جلد اپنے مقدس امام کے نیک عزائم پورے کر کے دکھا سکتے ہیں۔ فرمایا:-

۱۔ ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی۔

۲۔ ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا — بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

محمد اشرف نسیم ابن مکرم میاں علی محمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کا نکاح بشریٰ بیگم بنت مکرم ماسٹر محمد عظیم صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کے ساتھ مبلغ بارہ صد پچاس روپے حق مہر پر مکرم مولوی نور الحق صاحب نے مورخہ ۲۱ جون ۶۲ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل و کرم سے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ (آمین)

(محمد اسماعیل اسلم وکالت مال ربوہ)

ایک بیلدار کی ضرورت ہے

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے خواہشمند احباب امیر یا پریذیڈنٹ مقامی اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیقی چٹھی کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۔ خاکسار کی بچی ان دنوں سخت بیمار ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری بچی کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (محمد بشیر نائب انچارج سول ڈسپنسری ناڑ تحصیل کوٹلی)

۔ میری والدہ محترمہ اور محترمہ خالہ صاحبہ عرصہ دو تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الغفار خان سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ جہلم)

۲۔ میری خوشدامنہ صاحبہ بعارضہ کافی دیر سے بیمار ہیں نیز میرے بچہ حافظ مبارک علی کی صحت بھی کمزور رہتی ہے ان دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (احمد علی خان امجد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ)

ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ مولوی فضل دین صاحب بہت دنوں سے بیمار ہیں اور دن بدن صحت خراب ہوتی جاتی ہے احباب مولوی صاحب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملیانوالہ)

دعائے مغفرت

میرے والد میاں علاؤ الدین صاحب ولد حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر مورخہ ۲۲ جون ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک بوقت چھ بجے شام بقضائے الٰہی عرصہ قریباً ۲۲ء۰ دن بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بوقت وفات ۴۵

تحریک وقف جدید کی اعانت اور قابل رشک جذبہ

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم جناب حاجی محمد فاضل صاحب کے ایک خط کا اقتباس درج ذیل کیا جا رہا ہے موصوفہ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ نہایت قابل رشک اور قابل تقلید ہیں سخت مشکل حالات میں ایسی شاندار قربانی کی توفیق بہت کم نظر آتی ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

تحریر فرماتی ہیں کہ میری عمر ۷۲ سال کی ہے دائم المریض ہوں دل کی بیماری اور ٹانگوں اور سر میں درد رہتا ہے میرے شوہر بیمار ہیں اور گذارہ تنگ ہے آمدنی کی ظاہرہ کوئی سبیل نہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اپنی پیاری والدہ مرحومہ مغفورہ سماۃ ماہتاب بی بی صاحبہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے وقف جدید کا چندہ پیش کر کے اپنی یادگار دعاؤں کے لئے چھوڑ جاؤں میں اپنی پیاری والدہ کے احسانات کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتی لہٰذا میں ان کی طرف سے مندرجہ چندہ ارسال کرتی ہوں۔

سال اول	-/۶ روپے	سال دوم	۶/۱۹ روپے
سال سوئم	۶/۳۷	سال چہارم	۶/۵۶
سال پنجم	۶/۸۸		

(ناظم مال وقف جدید)

۲۶ قریباً ۶۲،۶۱ سال کی عمر کے تھے احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(منیر احمد بی اے مکان ۸۶۷ گلی ۶۷ بزاز محلہ صدر بازار لاہور چھاؤنی)

اضلاع ہوشیارپور، جالندھر کے احباب توجہ فرمائیں

اس سال جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ اضلاع ہوشیارپور و جالندھر کے صحابہ پر مشتمل "اصحاب احمد" کی ایک جلد شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق۔ ان کے اقارب مہربانی مجھے یا محترم چوہدری احمد دین خان صاحب بی اے خلف حضرت حاجی غلام احمد صاحب مرحوم کریام معرفت بنک آف بہاولپور۔ لائل پور شہر کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مؤلف "اصحاب احمد" قادیان)

اصحاب احمد

اصحاب احمد کی نئی دو جلدوں میں ان بزرگوں کے حالات شائع کئے جا رہے ہیں (حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحبؓ و حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ) حضرت چوہدری صاحب کے حالات کا ایک حصہ پریس میں جا چکا ہے مہربانی کر کے احباب حضرت مولوی صاحب کی سیرت کے متعلق اپنے تاثرات جلد ارسال فرمائیں ممنون ہوں گا خصوصاً آپ کے شاگرد توجہ فرماویں۔ (ملک صلاح الدین)

مؤلف اصحاب احمد قادیان

ضروری اعلان

بل الفضل جون ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقوم ۱۰ جولائی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

مصنوعات کے معیاری ہونے کا نشان

RCI

بجلی کی مصنوعات ....

ٹیکسٹائل کے پرزہ جات ....

پلاسٹک کراکری ....

پلاسٹک سٹیشنری ....

پاکستان کا واحد کارخانہ جس میں پورسلین اور پلاسٹک پوڈر تیار ہو رہا ہے

اپنی ضرورت اور مطلب کی اشیاء آرڈر دے کر بنوائی جا سکتی ہیں۔

چوہدری محبوب احمد

پروپرائٹر روز کیمیکل انڈسٹریز (رجسٹرڈ)

سرگودھا (پاکستان)

بجلی کے پنکھوں کو آئل گریز کرانے سے نئے رہتے ہیں۔ "ربوہ الیکٹرک سروس" گولبازار ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۲۰ ۔ میں پیر حبیب احمدی ولد پیر افتخار احمد قوم سید پیشہ … عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت نقد -/۱۲۰۰ روپیہ ہے جس پر میرا گزارہ ہے۔ جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میں معذور ہوں اور نہ کوئی آمد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد پیر حبیب احمد بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد پیر مبارک احمد ابن پیر منظور الحق مولن لائٹ جنرل سٹور ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۲۱ ۔ میں سارہ خانم زوجہ عبد الرحمٰن صاحب سٹھیالوی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ محلہ دار النصر حال $\frac{938\text{-}B}{N}$ سمن آباد لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{62}$۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ا۔ حق مہر مبلغ چار صد روپے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے "زیورات"۔ ا۔ چوڑیاں طلائی وزنی سوا دو تولے قیمتی -/۳۰۰ روپے۔ ب۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی -/۳۲ روپے ۳۔ جستی سلائی پاکستانی ایک عدد جس کی قیمت -/۱۹۰ روپے۔ انگوٹھی فروخت کر کے حصہ زیورات ادا کر رہی ہوں۔ کل میزان -/۸۹۲ روپے ہے اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اگر کوئی جائیداد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر اس میں سے کوئی رقم بہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی فقط مورخہ $\frac{1}{62}$۲۶۔ الامۃ سارہ خانم موصیہ مذکور۔ گواہ شد عبد الرحمٰن سٹھیالوی وصیت ۱۶۷۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد شمس الحق ولد میاں عبد اللہ صاحب سٹھیالوی دار النصر ربوہ۔

نمبر ۱۶۶۲۲ ۔ میں ظریف احمد خان ولد ایم شمشیر علی خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ محلہ دار الصدر شرقی ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت صرف ایک پختہ مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی میں ہے جو میں نے دو ہزار روپے میں رہن لیا ہے۔ اس کا کرایہ مبلغ -/۱۸ روپے ماہوار ہے۔ اس آمد پر میں حصہ آمد ادا کروں گا لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بصورت تنخواہ از فضل عمر ہسپتال ربوہ معہ گرانی الاؤنس -/۱۴۱ روپے ماہوار ہے۔ اسکے علاوہ مجھے پرائیویٹ پریکٹس سے اوسطاً -/۵۰ روپے تک ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ المرقوم $\frac{4}{62}$۱۔ العبد ظریف احمد خان ولد ایم شمشیر علی سکنہ ربوہ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ ولد قریشی شیخ محمد سکنہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد صوفی رمضان علی صدر دار الصدر شرقی ربوہ $\frac{4}{62}$۱۔

نمبر ۱۶۶۲۳ ۔ میں خورشید انجم زوجہ ظریف احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دار الصدر شرقی ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند واجب الادا مبلغ -/۵۰۰ روپیہ صرف۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۳۸ روپے اور ایک عدد انگوٹھی وزنی تین ماشہ -/۳۷ روپے کل -/۶۷۵ روپے میں اپنے مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ بعد وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی اور آمد کسی وقت ہوئی تو حسب وصیت اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرنے کا اقرار کرتی ہوں۔ فقط المرقوم $\frac{4}{62}$۱۔ الامۃ خورشید انجم۔ گواہ شد ظریف احمد خان ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ (خاوند موصیہ) گواہ شد صوفی رمضان علی صدر دار الصدر شرقی ربوہ $\frac{4}{62}$۱۶۔

نمبر ۱۶۶۲۴ ۔ میں ہاجرہ بیگم زوجہ شیخ محمد صدیق صاحب قوم فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{62}$۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بصورت زیورات میں وصول کر چکی ہوں۔ زیورات طلائی وزنی ½۵ تولہ کانٹے ½۱ تولہ۔ چوڑیاں ۳ تولہ انگوٹھی ۶ ماشہ ڈنڈیاں ۶ ماشہ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف شیخ محمد صدیق خاوند موصیہ۔ الامۃ ہاجرہ بیگم۔ گواہ شد محمد صدیق خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۶۲۵ ۔ میں سردار خان ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ چیچہ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۶ء ساکن موہلن کے ڈاک خانہ خاص براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰؍ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ اراضی چاہی ۲۵ ایکڑ واقع موضع موہلن کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ -/۲۵۰۰۰
۲۔ اراضی کلر سیم زدہ و تھور وغیرہ ۱۸ ایکڑ موہلن کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ -/۱۰۰۰
۳۔ مکان مسقف پختہ یک منزلہ ایک عدد واقع موضع موہلن کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ -/۶۰۰۰
۴۔ ایک راس بھینس -/۵۰۰ روپے
کل میزان -/۳۱۵۰۰ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ میرا ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف سردار خان احمدی مقام موہلن کے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقلم خود۔ گواہ شد محمد وارث ولد اللہ رکھا پسر وصیت کردہ۔ گواہ شد محمد اکرم ولد چوہدری محمد خان موضع موہلن کے بھانجا حقیقی موصی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۶۲۶ ۔ میں ملک محمد اکرم ولد ملک برکت علی قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲؍ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت گورنمنٹ اور سیئر محکمہ نہر مبلغ -/۲۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ملک محمد اکرم ولد ملک برکت علی مکان نمبر ۳۳ ۔ بھرام بھون روڈ حافظ آباد۔ گواہ شد ملک محمود احمد غزنوی ولد ملک برکت علی صاحب مکان ۳۳۸ ۔ بھرام بھون روڈ حافظ آباد۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

درخواست دعا

میں چند ایک مشکلات میں مبتلا ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے ان سے نجات بخشے۔

(محمد شفیع)

اہلِ اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"کشمیر کا مسئلہ طے کرائے بغیر ہم اپنی جدوجہد ترک نہیں کریں گے" (صدر ایوب)

"پاکستان میں جائز طور پر دفاعی معاہدات کی افادیت پر شک و شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے"

راولپنڈی ۲ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ جب تک کشمیر کا جھگڑا طے نہیں ہوگا پاکستان اپنی جدوجہد جاری رکھے گا۔ پاکستان کے عوام کو سینٹو اور سیٹو کی رکنیت کی افادیت کے بارے میں جائز شک و شبہ ہے۔ صدر نے پاکستان اور کمیونسٹ چین میں دوستی کے معاہدے کی توقع بھی ظاہر کی۔

صدر ایوب نے کل ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ سے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا پاکستان اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کرے گا۔ آزاد خارجہ پالیسی کے حامی نکتہ چینیوں کو جواب دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا "میں نہیں جانتا "آزاد" سے کیا مراد ہے اگر اس سے مراد ملک کا مفاد اور خدمت ہے تو میرے خیال میں ہماری پالیسی آزاد رہی ہے لیکن اگر اس کا مطلب غیر ذمہ داری ہے تو میں اسے آزاد نہیں بلکہ احمقانہ خیال کرتا ہوں۔ صدر ایوب نے حکومت کمیونسٹ چین سے دوستی کے معاہدے کو بعید از امکان قرار نہیں دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا پاکستان اور چین میں سرحدوں کے بارے میں مذاکرات کے نتیجے میں ایک دوسرے ملک پر حملہ نہ کرنے کے یا دوستی کے معاہدے کا امکان ہے صدر نے اس سلسلہ میں جواب دیا میں نہیں کہہ سکتا کہ مستقبل میں ہمارے تعلقات کیا صورت اختیار کریں گے۔ ہماری پالیسی تمام ہمسایوں سے جن میں چین بھی شامل ہے اچھے تعلقات قائم کرنا ہے۔

صدر ایوب نے کہا پاکستان کے عوام عام طور پر خیال کرتے ہیں کہ سابق اور موجودہ دونوں امریکی حکومتیں غیر جانبداری کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔

کشمیر کے بارے میں صدر ایوب نے کہا ایک بات یقینی ہے جب تک اس مسئلہ کا تصفیہ نہ ہو جائے ہم اس سے دستبردار نہیں ہو سکتے اور ہمیں یقین ہے کہ ایک دن یہ مسئلہ ضرور حل ہو جائے گا جبکہ بھارت حکومت کی باگ ڈور معقول لوگوں کے ہاتھوں میں ہو گی یا خدا موجودہ لیڈروں کو نیک ہدایت دے گا۔

الجزائری عوام کی بھاری اکثریت نے آزادی کے حق میں فیصلہ دیدیا

الجزیرہ ۲ جولائی۔ الجزائر کے مستقبل کے متعلق کل انتصواب ہوا جس میں الجزائری عوام کی بھاری اکثریت نے الجزائر کی آزادی کے حق میں رائے دی ہے۔ یورپی باشندوں کی کافی تعداد نے بھی الجزائر کی آزادی کی حمایت کی ہے۔ نتیجہ کا اعلان ایک دو روز بعد کر دیا جائے گا۔ اور توقع ہے کہ صدر فرانس جنرل ڈیگال اسی ہفتہ الجزائر کی آزادی کا اعلان کر دیں گے۔ جس کے ساتھ ہی الجزائر پر فرانس کا ۱۳۲ سالہ غلبہ ختم ہو جائے گا۔

چار اور سیاسی نظربند رہا ہو گئے

ڈھاکہ ۲ جولائی۔ راج شاہی جیل سے چار اور سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیا گیا ہے انہیں مشرقی پاکستان سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں، مسٹر محمد سلطان، مسٹر شمس العالم، بنوداس گپتا اور مسٹر سنکاری داس گپتا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے لیبر اور میٹریل بمعہ ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (دسمبر ۱۹۵۴ء) کی اساس پر ۱۱ جولائی ۱۹۶۲ء ۱۲ بجے تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت	تخمینہ لاگت
۱۔ زون ورک برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء	۲۰۰۰/- روپے ہر ایک زون کیلئے	۳۰-۶-۶۳	۹۰۰۰۰/- روپے ہر ایک زون کے لئے

ملکوال سب ڈویژن

(ا) ملکوال (ماسوائے) تا سرگودھا (بشمول)

(ب) ملکوال (بشمول) تا خوشاب (ماسوائے) بی۔ ایچ اینڈ ڈی۔ ڈی ٹی۔ اور جی بی ڈبلیو برانچیں شامل ہیں۔

(ج) بھیریال (بشمول) تا خوشاب (بشمول) تا سرگودھا (ماسوائے)

۲۔ تمام ٹنڈر مجوزہ ٹنڈر فارموں پر اسی تاریخ کو سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں۔ انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لینے چاہئیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جن میں ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ٹنڈر کی ہدایات اور تصریحات جو بھی ہیں زیر دستخطی سے بہ ادائیگی ۵/- روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں ٹنڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔

۵۔ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت سے پیشتر زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع کرا دینی چاہئے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ ریلوے ایڈمنسٹریشن کسی یا سب سے کم نرخ والے ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے اور کسی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

۷۔ تین علیحدہ علیحدہ ریٹ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ دئے جائیں۔

(ا) مٹی کے کام کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے

(ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

صدر ایوب اور شاہ ایران میں اہم امور پر چار گھنٹے تک تبادلہ خیال

وزیر خارجہ اور سیکرٹری وزارت خارجہ نے بھی شرکت کی، بات چیت آج بھی جاری رہیگی

مری ۲ جولائی۔ کل یہاں صدر ایوب اور شاہ ایران میں باہمی دلچسپی کے اہم معاملوں پر بات چیت ہوئی جو چار گھنٹے تک جاری رہی وزیر خارجہ مسٹر محمد علی اور وزارت داخلہ کے سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے بھی ان مذاکرات میں شرکت کی۔

شاہ ایران کے ایک قریبی ذریعہ نے بتایا ہے کہ ہفتہ کی شام بھی صدر نے شاہ ایران سے ایک گھنٹہ غیر رسمی بات چیت کی تھی۔ اس بات چیت کے دوران کوئی اور موجود نہیں تھا۔ صدر اور شاہ ایران میں مزید بات چیت کے وقت پاکستانی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ ایران صدر میں موجود تھے۔ دریں اثناء صدر ایوب اور شاہ ایران میں مذاکرات سے گہری دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے کیونکہ یہ مذاکرات بالکل غیر متوقع تھے۔ اگرچہ فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ صدر ایوب اور شاہ میں کن امور پر بات چیت ہوئی۔ لیکن عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سنٹو کا اشتراک اور مشترکہ دفاعی کمان کے سوال زیر بحث آئے۔ اگر موسم اچھا رہا تو شاہ ایران آج بھی مری یا نتھیا گلی میں صدر ایوب سے بات چیت کریں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ کوٹ باغ دین سندھ قریباً ایک ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ناصر احمد (باجوہ)

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

۱۵ جولائی یوم ماہنامہ "انصار اللہ" خدام و انصار سبھی ماہنامہ انصار اللہ کی افادیت کے معترف ہیں۔ اس کی خریداری بڑھانے میں تعاون فرمائیے۔ سالانہ چندہ پانچ روپیہ صرف — قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ